Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضلَ بِیَدِ اللہ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

# الفضل

لاہور

تار کا پتہ: الفضل لاہور

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم شنبہ

۹ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ ۔ ۲۹ نبوت ۱۳۳۱ ہش ۔ ۲۹ نومبر ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۲۷۸

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

آنکہ انوارِ خدا بر روئے او
مظہرِ کارِ خدائی کوئے او
آنکہ جملہ انبیاء و راستاں
خادمانش ہمچو خاکِ آستاں

ترجمہ۔ آپ کے چہرہ پر خدا تعالےٰ کے انوار برس رہے ہیں۔ آپ کا کوچہ خدائی کاموں کا مظہر ہے۔ تمام انبیاء اور راستباز خادم بنکر دہلیز کی مٹی کی طرح آپ کے دروازہ پر پڑے ہیں (درثمین فارسی)

★ ★

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۲۸ نومبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج بفضلہ تعالےٰ اچھی رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

واشنگٹن ۲۸ نومبر۔ امریکہ کے صدر منتخب جنرل آئزن ہاور نے برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کو یقین دلایا ہے کہ ریپبلکن پارٹی کی حکومت کی خارجہ پالیسی کا نمایاں پہلو برطانیہ امریکہ اور فرانس میں یک جہتی کو برقرار رکھنا ہوگا۔

# سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے تحریک جدید کے انیسویں سال کے آغاز کا اعلان

## حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے گزشتہ وعدے میں اضافہ کے بعد نئے سال کیلئے دس ہزار بارہ روپے کا وعدہ فرمایا

## جملہ جماعت ہائے احمدیہ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے وعدے جلد از جلد ارسال فرمائیں

ربوہ ۲۸ نومبر۔ (بذریعہ ٹیلیفون) جناب وکیل المال صاحب تحریک جدید مطلع فرماتے ہیں۔ کہ آج سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے تحریک جدید کے دفتر اول کے انیسویں سال اور دفتر دوم کے نویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے حسب معمول گزشتہ سال کے وعدے میں اضافہ کرنے کے بعد نئے سال کے لئے دس ہزار بارہ روپے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نئے سال کے لئے دفتر اول اور دفتر دوم کے وعدے اضافے کے ساتھ جلد از جلد ارسال فرمائیں ؛

## تحریک جدید میں حصہ لئے بغیر جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد پورا نہیں ہوسکتا

### جماعت احمدیہ لاہور سے سید ولی اللہ شاہ صاحب کا خطاب

لاہور ۲۸ نومبر۔ آج یہاں مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے قرآنی آیات کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے احباب جماعت کو اس الٰہی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور اس کے ہمیشہ ہمیش جاری رہنے والے برکات سے متمتع ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا خدا تعالےٰ کے مسیح پر ایمان لانے کے طفیل خدا تعالےٰ نے آج ہم کو اپنے اور بنی نوع انسان کے درمیان واسطہ بنایا ہے۔ اس حقیقت "کے پیش نظر ہمارے سامنے ایک عظیم الشان مقصد ہے یعنی بھٹکی ہوئی مخلوق کو خدا تعالےٰ کے آستانہ پر جھکانا۔ یہ مقصد تحریک جدید میں شامل ہوئے بغیر ہم حاصل نہیں کرسکتے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم اس عظیم الشان مقصد سے باخبر ہوں۔ اور پھر بھی ہم میں بعض لوگ ایسے ہوں جو تحریکات جدیدہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لیں ؛

سرینگر ۲۸ نومبر۔ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کی ساری وادی میں تخریبی کارروائیاں بڑھتی جارہی ہیں

## پاکستانی ناظم الامور اور ہندوستانی سفیر مقیم قاہرہ سے جنرل نجیب کی اہم ملاقاتیں

### سوڈان میں گورنر جنرل کے عہدے کیلئے امیدوار پیش کرنیکی درخواست

قاہرہ ۲۸ نومبر۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے پاکستان اور ہندوستان سے کہا ہے کہ وہ سوڈان کے آزاد ہونے تک عبوری دور کے واسطے گورنر جنرل کے عہدے کے لئے اپنے امیدوار پیش کریں۔ انہوں نے اس ضمن میں پاکستانی ناظم الامور اور ہندوستانی سفیر سے علیحدہ علیحدہ بات چیت بھی کی ہے۔

## پاکستان نے ۲۷۳ رنز بنائے اور اس کے ۹ کھلاڑی آؤٹ ہوگئے

نئی دہلی۔ ۲۸ نومبر۔ مدراس میں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان چوتھے ٹیسٹ میچ کے پہلے دن پاکستان نے ۲۷۲ رنز بنائے اور اس کے ۹ کھلاڑی آؤٹ ہوگئے۔ پاکستان کے دو کھلاڑی امیر الٰہی اور ذو الفقار کل بھی اپنا کھیل جاری رکھیں گے۔





سعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

# سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے۔ یکم دسمبر بروز اتوار

حسب سابق امسال بھی سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے انشاء اللہ تعالیٰ یکم دسمبر بروز اتوار ہوں گے تمام جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ ان جلسوں کو پوری شان سے کامیاب بنائیں۔ چونکہ مرکز سے ہر جگہ علماء بھجوانے مشکل ہیں۔ اس لئے خود ہی تقاریر کی تیاری کا انتظام فرمائیں۔ لیکن اگر کوئی جماعت مقررین کا انتظام نہ کر سکے تو آج ہی دفتر کو اطلاع دے۔ تا مناسب انتخاب کرکے انہیں بھجوانے کا انتظام کیا جا سکے۔

تقاریر کے لئے جماعتیں خود بھی مضامین تجویز کر سکتی ہیں۔ اگرچہ حضور پاک کی زندگی کا ہر پہلو دنیا جہان کے لئے اپنے اندر اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ رکھتا ہے۔ تاہم احباب کی رہنمائی کے لئے بعض عنوانات درج ذیل کئے جاتے ہیں یہ مضامین سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قریباً تمام کتب سے مل سکیں گے۔ مقررین کو اچھی طرح تیاری کر لینی چاہیئے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

## عنوانات!

۱۔ معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۲۔ حضور کی قوت قدسی
۳۔ حضور کی شان جلالی و جمالی
۴۔ حضور کا اپنی بیویوں بچوں اور خویش و اقارب سے سلوک۔
۵۔ حضور کا غیر مسلموں سے سلوک
۶۔ حضور کا اسوۂ حسنہ امراء کے لئے غرباء کے لئے۔ سیاسی لوگوں کے لئے
۷۔ حضور کا غلاموں سے سلوک۔ اور غلامی کے انسداد کی کوششیں
۸۔ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے حضور کا اسوۂ حسنہ اور تعلیم۔
۹۔ آپ کے تعدد ازدواج پر اعتراضات اور ان کے جواب
۱۰۔ آپ کی سادہ زندگی۔
۱۱۔ آپ کی اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی عبادت اور اللہ تعالیٰ پر توکل
۱۲۔ معاملات میں صفائی۔
۱۳۔ حضور کی پیشگوئیاں جو روز روشن کی طرح پوری ہوئیں
۱۴۔ حضور کے اخلاق عالیہ
۱۵۔ حضور کی یتیم پروری اور اس کے متعلق ارشادات عالیہ
۱۶۔ حضور کی غریب پروری اور غیروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی ہدایات
۱۷۔ حضور کی صفائی اور پاکیزگی سے محبت اور اس بارہ میں حضور کی ہدایات۔
۱۸۔ حضور کی بے نظیر اصلاح
۱۹۔ حضور کی عدیم المثال شجاعت
۲۰۔ حضور کی والہانہ عبادت کی کیفیت
۲۱۔ حضور کی گفتگو کا طریق اور معاملہ فہمی۔
۲۲۔ حضور کی دور اندیشی
۲۳۔ جنگوں کے متعلق حضور کے ارشادات
۲۴۔ متحارب قوم اور اس کے افراد کے بارے میں حضور کی تعلیم
۲۵۔ مشکلات میں حضور کا صبر تحمل اور بردباری
۲۶۔ حضور کا عدل و انصاف
۲۷۔ آپ کا رحمۃ للعالمین ہونا
۲۸۔ حضور کی بعثت سے دنیا میں کیا انقلاب پیدا ہوا۔
۲۹۔ حضور کی خصوصیات
۳۰۔ امن عالم کے متعلق حضور کی تعلیم۔
۳۱۔ عورتوں پر حضور کے احسانات
۳۲۔ سوال کرنے کی ممانعت اور محنت کرنے کی ترغیب

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

## دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے اوقات

حسب منظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آئندہ مورخہ ۲۷-۱۱-۵۲ سے تا اطلاع ثانی دفاتر صدر انجمن احمدیہ کا وقت حسب ذیل ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| پہلا وقت | ۸ بجے صبح سے | ۱۲ بجے تک |
| وقفہ برائے نماز | ۱۲ بجے سے | ۱۲-۴۵ تک |
| دوسرا وقت | ۱۲-۴۵ سے | ۲-۴۵ تک |

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

## لجنہ اماء اللہ لاہور کا ماہوار جلسہ

لجنہ اماء اللہ لاہور کا ماہوار جلسہ عام ۳۰ نومبر ۵۲ء بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح تا بارہ بجے دوپہر رتن باغ لاہور میں ہونا قرار پایا ہے۔ تمام بہنوں سے درخواست ہے۔ کہ وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔

(جنرل سیکرٹری)

# جلسہ سالانہ پر جماعتوں کی ملاقات کے متعلق ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے جلسہ سالانہ پر جماعتوں کی ملاقات کا پروگرام ۱۰ فتح ۱۳۳۱ھش / ۱۰ دسمبر ۱۹۵۲ء تک مرتب کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اگر کوئی جماعت یا فرد جلسہ سالانہ پر جماعتوں کی ملاقات کے متعلق کچھ مشورہ عنایت فرمانا چاہیں۔ اس کی ترتیب کے یا اوقات کے متعلق یا کسی اور امر کے متعلق تو ۸ دسمبر ۱۹۵۲ء تک دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

# جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حقہ اور سگریٹ نوشی کے متعلق ضروری ہدایت

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ خدا کے فضل و کرم سے قریب آرہا ہے۔ ربوہ کے تقدس کے پیش نظر عہدیداران جماعت احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ سب افراد جماعت کو جو جلسہ سالانہ میں شمولیت کا نیک ارادہ رکھتے ہوں ہدایت فرمائیں۔ کہ ربوہ پہنچ کر ایسی کوئی حرکت نہ کریں۔ جو اسلام کے منشاء کے خلاف ہے۔ اور پورے طور پر مواعظ حسنہ سے استفادہ کریں۔

(۲) گذشتہ اجتماعات میں دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض لوگ ربوہ ایسے مقدس مقامات پر بھی حقہ ساتھ لاتے رہے ہیں۔ اور پھر حلقہ باندھ کر پیتے رہے ہیں۔ حالانکہ حقہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان ہے۔ کہ یہ لغویات سے ہے۔ اور قرآن کریم میں مومن کی یہ شان بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ لغویات سے اعراض کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے۔ لیکن یہ ایک لغو فعل ہے۔ اور مومن کی شان ہے والذین ھم عن اللغو معرضون۔ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتلائے۔ تو ہم منع نہیں کرتے۔ ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے۔ اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا۔ تو آپ اپنے صحابہ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے۔" (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

"میں حقہ کو منع کرتا اور ناجائز قرار دیتا ہوں۔ مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے۔ اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے۔" (البدر ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء)

پس ربوہ کے احترام کے پیش نظر عہدیداران جماعت کو چاہیئے۔ کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احباب کو تلقین فرمائیں۔ اور اچھی طرح سے سمجھا کر لائیں کہ حقہ نوشی اور سگریٹ نوشی سے اجتناب فرمائیں۔ اور کوئی صاحب حقہ ساتھ نہ لائیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے اہل ربوہ کیلئے یہ قانون منظور فرمایا ہے۔ کہ شارع عام میں حقہ سگریٹ کو استعمال کرنے والے کو ۴ روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ الغرض جلسہ سالانہ کے ایام میں احباب کوشش فرمائیں۔ تا ہر طرح سے لغویات سے بچیں اور اس کی بجائے نیک مجالس میں شامل ہوں۔ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔ تلاوت قرآن کریم۔ ذکر الٰہی اور درود شریف کی کثرت ہو۔ اور اس بات کو دل میں جگہ دیں۔ کہ ربوہ جماعت احمدیہ کا روحانی مرکز ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

# جلسہ سالانہ کے موقعہ پر الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا

## سلسلہ کے اہل قلم احباب سے درخواست

حسب سابق اس موقعہ بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر الفضل کا ایک خاص نمبر شائع ہوگا۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد۔ اس کی قومی و ملی خدمات۔ اور مخالفین کی طرف سے جھوٹے پروپیگنڈے کے جواب میں مضبوط مضامین شائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ

سلسلہ کے اہل قلم بزرگوں اور احباب سے استدعا ہے۔ کہ وہ "الفضل" کی اعانت کرتے ہوئے اس نمبر کے لئے مضامین تحریر فرمائیں۔ جملہ مضامین ۳۰ نومبر تک دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ (ادارہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اخبار خود خرید کر پڑھے۔ اور اپنے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۹ نومبر ۵۲ء

# کلمۃ الحق ارید بہا الباطل

مودودیوں کے اخبار تسنیم ۲۹ نومبر دراصل ۲۸ نومبر ۵۲ء میں "الاخوان المسلمین اور سیاست" کے زیر عنوان مصری جماعت اخوان المسلمون کے قائد جناب حسن البنا مرحوم کے ایک خطبے کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اس خطبہ کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:-

"ہم سیاسی جماعت نہیں ہیں۔ اگرچہ سیاست اسلام کا ایک اہم جزو ہے۔ ہم کوئی تبلیغی جماعت بھی نہیں ہیں۔ باوجودیکہ تبلیغ ہمارے عظیم مقاصد میں سے ہے۔ ہم صوفیوں کا گروہ بھی نہیں ہیں۔ حالانکہ ہم روحانی ریاضت کو تعمیر انسانیت کے لئے ضروری سمجھتے ہیں ہم کوئی ایک مقصد اپنے پیش نظر نہیں رکھتے۔ جو وقت کی پیداوار ہو۔ اور وقت کی ضرورت پوری ہونے کے ساتھ ختم ہو جائے۔ بلکہ ہم مسلمان ہیں۔ اور سب مقاصد بیک وقت ہمارے پیش نظر رہتے ہیں جو اسلام ہمارے لئے متعین کرتا ہے۔ اخوان ایک ہی وقت میں تبلیغی۔ سیاسی۔ اصلاحی اور صوفی جماعت ہیں۔ ہماری زندگی اور ہمارا اسلام ان سب کا اور ان کے علاوہ زندگی کے مختلف شعبوں کا مجموعہ ہے ........"

جہاں تک خطابت کا تعلق ہے۔ جو کچھ اس عبارت میں کہا گیا ہے اور جو یہ ہے کہ سیاست بھی اسلامی زندگی میں شامل ہے۔ صحیح ہے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم نے بار بار الفضل میں واضح کیا ہے۔ اسلام انسان کی تمام زندگی پر حاوی ہے۔ اور زندگی کا کوئی پہلو نہیں۔ جو اس کے احاطۂ اثر سے باہر ہو جیسا کہ خود جناب حسن البنا نے اپنے اسی خطبہ میں آگے چل کر بیان کیا ہے۔

وہ بیک وقت سیاست۔ معیشت۔ معاشرت عبادت اور زندگی کے دوسرے شعبوں پر محیط ہے۔ اور انسانی زندگی پر پوری طرح حاوی ہے۔ وہ یہ برداشت نہیں کرتا۔ کہ زندگی کا کوئی گوشہ بھی اس کے قانون عدل سے محروم ہو۔ ایک مسلمان مسلمان رہتے ہوئے اس کی ہمہ گیر وسعت سے بھاگ نہیں سکتا۔ اس کی زندگی کے شب و روز میں کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں آتا۔ جو دین قیم کی گرفت سے آزاد ہو (منہ)

بظاہر کسی مسلمان کے لئے ان باتوں سے انکار کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ جہاں تک ان باتوں کا اور نظریہ کا تعلق ہے۔ کسی سچے مسلمان کو ان سے اختلاف نہیں ہو سکتا۔ مگر افسوس ہے کہ یہ لوگ جو ایسی باتیں کہتے ہیں۔ عمل کے وقت اپنے اس وسیع نظریہ پر خود قائم نہیں رہتے۔ بلکہ وہ خالص ایک مجہول نظریہ پر کاربند ہو جاتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ

اسلام سیاست ہے اور سیاست اسلام ہے

یہ درست ہے کہ ایک مسلمان کا ہر انفرادی اور اجتماعی فعل اسلامی اصولوں پر پورا اترنا چاہیئے۔ دوسرے لفظوں میں جیسا کہ اوپر واضح کیا گیا ہے۔ اسلام انسان کے تمام اعمال پر حاوی ہے۔ خواہ وہ انفرادی حیثیت رکھتے ہوں یا اجتماعی۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اور یہ بھی درست ہے۔ کہ انسانوں کے انفرادی اعمال کو اس کے اجتماعی اعمال سے تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ مجھے ملکی سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہر انسان خواہ وہ کوئی بھی پیشہ اختیار کرے۔ اس کا ملکی سیاست سے تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے حدود تک وہ ان اسلامی اصولوں کی بھی پابندی کرے۔ جن کا سیاست کے ساتھ تعلق ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ایک ایسے ملک میں جس میں اکثر اکثریت مسلمانوں کی ہو۔ ہم ایک ایسی الگ اسلامی پارٹی بنائیں۔ جس کا کام یہ ہو۔ کہ وہ صالح قیادت کے بہانے ملکی اقتدار پر دوسری سیاسی پارٹیوں کی طرح قبضہ کرنے کی کوشش کرے۔ یہی وہ بنیادی مغالطہ ہے۔ جس میں سب سے پہلے خوارج پڑے تھے۔ انہوں نے ان الحکم الا للہ کے اصول پر ایک ایسی ہی سیاسی پارٹی بنائی تھی۔

خوارج کا وجود ہی اس قسم کی پارٹی کی انتہائی مغالطہ خوردگی کی واضح ترین مثال ہے۔ خوارج نے یہ پارٹی خلیفہ برحق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے علی الرغم بنائی تھی۔ اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو کچھ فرمایا تھا۔ وہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ

ان الحکم الا للہ تو حق ہے مگر خوارج اس سے باطل کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اگر اسلام میں ایسی سیاسی پارٹی جو چاہتی ہے۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ حکومت کو الٹ کر اپنی مرضی کی صالح قیادت برسر اقتدار لائے جائز ہوتی۔ تو خوارج کی پارٹی بھی ایک صحیح پارٹی تھی۔ مگر اسلام نہ کبھی ان کا متحمل ہوا ہے۔ اور نہ کبھی ان کے جانشینوں کا متحمل ہوا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی ایسی پارٹی بنائی جاتی ہے۔ تو اس کو کچھ اپنے قواعد بنانے پڑتے ہیں۔ اور ایسی پارٹی میں وہی لوگ شامل ہوتے ہیں۔ جو پارٹی کے قواعد کو قبول کریں۔ یہ قواعد اسلامی اصولوں کے مطابق ہو سکتے ہیں۔ مگر ایسے قواعد پورا اسلام نہیں ہوتے۔ کیونکہ اس قسم کے دوسرے قواعد بھی ہو سکتے ہیں۔ جو اسلامی اصولوں کے مطابق ہوں۔ مگر کسی دوسری جماعت کے قواعد سے مختلف ہوں۔ اسلام میں مختلف فرقوں کا وجود اس پر دال ہے۔ اس لئے کوئی سیاسی پارٹی یہ دعوی نہیں کر سکتی۔ کہ اس کے اعتقادات ہی صحیح اسلام ہے۔

اس طرح جب خدانخواستہ کوئی ایسی پارٹی برسر عروج آجاتی ہے۔ تو وہ اپنے مخصوص و محدود اعتقادات بالجبر تمام ملک پر ٹھونسنا چاہتی ہے۔ جو بنیاد ہے فروعی خانہ جنگی کی فتنہ و فساد کی۔ اسلام اور عیسائیت دونوں اس کا تلخ تجربہ کر چکے ہوئے ہیں۔ عیسائیت نے تو الحاد میں پناہ لیکر اس سے نجات پائی ہے۔ مگر ہمیں یقین ہے۔ کہ اسلام ضرور اس انجام سے محفوظ رہے گا۔ اگرچہ سیاسی ملاؤں نے حقیقی اسلام پر اپنے مظنونات کے پردے ڈال کر اس کا درخشاں چہرہ بھی چھپا دیا ہوا ہے۔ لیکن یہ پردے ہمیشہ تک نہیں رہ سکتے۔

مشکل یہ ہوئی ہے۔ کہ موجودہ اور گذشتہ صدی میں مغرب میں بہت سی سیاسی لادینی تحریکیں معرض وجود میں آئی ہیں۔ جن میں سے حال میں اشتراکیت اور فاشزم خاص طور پر دنیا کی سیاسیات پر اثر انداز ہوئی ہیں۔ یہ ممکن نہ تھا۔ کہ مسلمان ایسی تحریکوں سے متاثر نہ ہوتے۔ اس لئے اسلامی ممالک میں بھی بعض ایسی جماعتیں کھڑی ہو گئیں۔ جنہوں نے اسلام میں ان دنیاوی تحریکوں کے جبریہ طریق کار کو داخل کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہر زمانہ میں ایسا ہوتا چلا آیا ہے۔ کہ لادینی اثرات اسلام میں داخل کئے جاتے رہے ہیں۔ چنانچہ جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ مغربی دنیوی تحریکوں سے متاثر ہو کر شاید سب سے پہلے مصر میں اخوان المسلمون کی تحریک شروع کی گئی۔ برصغیر ہند میں دیوبندی علماء نے اس کا آغاز کیا۔ مگر وہ کانگرس میں ضم ہو کر رہ گئے۔ ان میں سے جناب عبید اللہ سندھی نے کچھ انفرادی حیثیت حاصل کی۔ آج کل پاکستان میں مودودی صاحب اس تحریک کے علمبردار بنے ہوئے ہیں۔

اسلامی ممالک کی یہ تحریکیں نام تو اسلام کا ہی لیتی ہیں۔ اور خوارج کی طرح بظاہر اسلامی عبادات کے بھی پابند ہیں۔ لیکن دراصل ان کو اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے کلمۃ الحق ارید بہا الباطل حضرت علی رض کا قول ان پر پوری طرح صادق آتا ہے۔ اور یہ اسلام کو بھی فاشزم اور کمیونزم کی طرح کا ہی ایک ازم سمجھتے ہیں۔ اور ان کے خیال میں جس طرح یہ دنیاوی تحریکیں بغیر سیاسی اقتدار کے کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ اسی طرح اسلام بھی سیاسی اقتدار کے بغیر انقلاب نہیں لا سکتا۔ حالانکہ تاریخ انبیاء علیہم السلام اس کی تردید کرتی ہے۔ اور قرآن کریم میں اس کی اچھی طرح وضاحت کر دی گئی ہے۔ مگر یہ سیاسی فلاطون قرآن کریم کے علی الرغم اپنی دانش سے اسلامی انقلاب برپا کرنے کے مدعی ہیں۔ اگرچہ وہ کہتے تو یہی ہیں کہ اسلام تمام زندگی پر حاوی ہے۔ مگر عملاً "اسلام سیاست ہے اور سیاست اسلام ہے" کے خود ساختہ اصول کے پابند ہیں۔

## درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ پانچ ماہ سے متواتر بیمار چلی آرہی ہیں۔ مرض میں ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عزیز الدین خاں بی۔ اے۔ بی۔ ٹی حیدر آباد سندھ۔ (۲) میری اہلیہ پتہ کے اپریشن کے لئے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہوئی ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار رحمت اسماعیل [?] کارخانہ بازار لائل پور۔ (۳) میرے دوست حافظ عبد الجلیل صاحب اعوان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلا فرزند ۸ نومبر ۵۲ء کو عطا فرمایا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ نومولود کے خادم دین۔ نیک۔ صالح۔ ہونے۔ عمر درازی کے لئے دعا فرماویں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام عبد القدیر تجویز فرمایا ہے۔ خاکسار ملک سعادت احمد پشاور ریڈیو الیکٹرک ہاؤس صدر روڈ پشاور (۴) میرے والد صاحب میاں محمد حسین مہدی پور عرصہ پانچ چھ روز سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ محمد امین قائد خدام الاحمدیہ ملوصو با سنگھ [?]۔ (۵) تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ میری صحت بہت خراب ہے۔ اس لئے احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ خلیل احمد چاولہ جنرل سٹور حق بازار اوکاڑہ۔ (۶) خاکسار کراچی میں B.C.G کے ٹیکے لگوانے آیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ میرے لئے دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم مجھے پوری پوری صحت عطا فرماوے۔ خاکسار شیخ حمی الاسلام نسیم ربوہ حال کراچی C.B.S ایبے سینیا لائن۔ (۷) میرے محترم اباجان (محمد بخش میر ایڈووکیٹ گوجرانوالہ) تقریباً ایک ہفتے سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ راقمہ الیس اختر میر۔

## سکرٹری صاحبان تبلیغ سندھ

نومبر کی رپورٹیں ۵ دسمبر تک ضرور بھجوا دیں۔ تاخیر کرنے سے ڈر ہے کہ شاید آپ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے ربوہ تشریف لے جائیں۔ اور رپورٹ نہ بھجوا سکیں۔ اسی طرح دسمبر کی رپورٹیں بھی جنوری میں جلدی بھیج دی جائیں۔ واپسی میں دیر ہو جانے کی وجہ سے بہت ممکن ہے کہ رپورٹ بھجوانے سے رہ جائے۔ مہربانی فرما کر اس کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ تاکہ سلسلہ کے کام میں حرج واقع نہ ہو۔ خاکسار احمد دین پراونشل سیکرٹری تبلیغ سلسلہ احمدیہ کنری سندھ۔

# شذرات

## قرآن پاک سے کھلا مذاق

آزاد لکھتا ہے:۔

"زعامت کے اعلان اور مجلس عمل کے فیصلے کے مطابق تمام مسلمانان پاکستان کا اولین فرض یہ ہے۔ کہ وہ بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دیں۔ کفر سرکش اور باغی ارتداد کو اس کی ذلیل کرتوتوں کی مناسب سزا دینے کے لئے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا کے قرآنی ارشاد پر عملدرآمد کریں۔ اور پورے نظم و ضبط کامل فہم و تدبر کے ساتھ کھانے پینے بیٹھنے اٹھنے مرنے جینے لین دین تجارت و زراعت صنعت و حرفت ملازمت غرض معاشرت و تمدن اور قانون و سیاست کے ہر گوشہ میں مرتد مرزائیوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کریں"

(آزاد ۷ نومبر ۱۹۵۲ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالے نے آج سے پچیس سال قبل ۱۴ نکات پر مشتمل ایک جامع ... مسلمانان ہند کے سامنے رکھی۔ جس میں آپ نے ہر مسلمان کو یہ قیمتی مشورہ دیا کہ:۔

(۱) وہ آج سے اقرار کر لیں کہ جہاں تک ان کے اختیار میں ہوگا مسلمانوں کی بے کاری کو دور کرنے میں مدد دیں گے۔ اور ان کی ملازمتوں کے لئے کوشش کریں گے۔

(۲) پیشہ ور مسلمان یہ ارادہ کریں کہ وہ مستحق مسلمانوں کو اپنا پیشہ سکھا کر انہیں کام کے قابل بنانے کی ہر سعی کو استعمال کریں گے۔

(۳) صاحب رسوخ مسلمان مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنا اپنا شعار بنالیں۔

(۴) ہندو مسلمانوں سے چھوت کرتے ہیں۔ اور کھانے کی چیزیں ان سے نہیں خریدتے۔ جس سے کروڑوں روپیہ سالانہ مسلمانوں کے گھروں سے ہندوؤں کے ہاں جاتا ہے۔ اور پھر واپس نہیں آسکتا۔ پس مسلمان آج سے عہد کر لیں۔ کہ کسی ہندو کی پکی ہوئی یا اس کی چھوئی ہوئی چیز کا استعمال نہیں کرینگے۔

اس آخری شق پر زور دیتے ہوئے آپ نے یہاں تک فرمایا:۔

"آج مسلمانوں کی ترقی کا راز اس چھوت کے مسئلے میں مخفی ہے ہر ایک جو اسکو نظر انداز کرتا ہے وہ قومی غدار ہے۔"

سکیم کے آخر میں آپ نے فرمایا:۔

"آپ سوچ لیں کہ کیا آپ سپین کی طرح اسلام اور مسلمانوں کا نام ہندوستان سے مٹ جانے پر راضی ہیں۔۔ اگر نہیں۔ تو پھر اس جدوجہد کے لئے تیار ہو جائیں۔ جو آپ کی ساری قوتوں کو اپنی طرف مشغول کرے۔ اور ایک زبردست اور منظم قوم کا آپ نے مقابلہ کرنا ہے۔ اور بغیر اعلے درجہ کے نظام کے آپ اس کام میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔"

(ٹریکٹ آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں")

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے اس وقت صرف سکیم پیش کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ جماعت کا ایک ادارہ انجمن ترقی اسلام ان نکات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وقف کر دیا گیا۔ اور جماعت نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کے لئے بے نظیر کوشش کی۔ ہزاروں نئی دوکانیں مسلمانوں نے کھولیں بے روزگاروں کو روزگار ملے۔ مظلوموں کی داد رسی کی گئی۔ اور ہندو ازم پر ایک ایسی ضرب کاری لگی۔ کہ وہ بے محابا چیخ اٹھا۔

یہ وہ حالات ہیں جن کو دیکھنے والے ہزاروں نہیں لاکھوں موجود ہوں گے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ شریف الطبع مسلمان ہمت کر کے اس قلیل عنصر کو سمجھائیں گے۔ جو آج تک اسلام کی خدمت سے بے نصیب رہا ہے۔ اور آج بد قسمتی سے مسلمانوں کو احسان فراموشی کے داغ سے ملوث کرنے کی کوشش ہی نہیں کر رہا۔ قرآن پاک کا کھلا کھلا مذاق بھی اڑا رہا ہے

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام عاشق رسول کی حیثیت سے

آزاد لکھتا ہے:۔

"مرزا (صاحب) نے چند ایسے حیلے سوچے جن سے مسلمانوں کے جذبات ایمانی ختم ہو جائیں۔ اور انگریزی حکومت کو کسی قسم کا نقصان پہونچنے نہ پائے۔"

(آزاد ۷ نومبر ۱۹۵۲ء)

حضرت مسیح موعودؑ نے عیسائی پادریوں کے ناپاک حملوں سے آبدیدہ ہو کر گورنمنٹ پنجاب کو ایک یادداشت لکھی۔ جس میں آپ نے فرمایا:۔

"یہ بات ظاہر ہے۔ کہ کوئی شخص اپنے مقتدا اور پیغمبر کی نسبت اس قدر بھی سننا نہیں چاہتا۔ کہ وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔ اور ایک باغیرت مسلمان بار بار کی توہین سن کر پھر اپنی زندگی کو بے شرمی کی زندگی خیال کرتا ہے تو پھر کیونکر کوئی ایماندار اپنے ہادی پاک نبی کی نسبت سخت سخت گالیاں سن سکتا ہے۔ بہت سے پادری اس وقت برٹش انڈیا میں ایسے ہیں۔ جن کا دن رات کا پیشہ ہی یہ ہے۔ کہ ہمارے نبی اور ہمارے سید و مولے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے رہیں۔"

اس کے بعد بطور نمونہ پادریوں کے گندے الزامات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"کیا دنیا میں اس سے سخت تر الفاظ ممکن ہیں۔ جو پادری صاحبوں نے اس پاک نبی کے حق میں استعمال کئے ہیں۔ جس کی راہ میں کروڑہا خدا کے بندے فدا شدہ ہیں۔ اور وہ اس نبی سے سچی محبت رکھتے ہیں۔ جس کی نظیر دوسری قوموں میں تلاش کرنی لاحاصل ہے۔" (کتاب البریہ صفحہ ۹۴-۹۵)

حضرت اقدس کی تحریر کا ایک ایک نقطہ اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ کہ حضور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانباز عاشق تھے لیکن آہ! احراری علماء کی کس قدر رسول دشمنی ہے کہ اس عاشق رسول پر حملے کر رہے ہیں۔ اسے گالیاں دے رہے ہیں۔ اور اس پر انسانیت سوز افترا باندھ رہے ہیں۔ مگر ان عیسائی پادریوں کے خلاف ذرہ آواز نہیں اٹھاتے۔ جن کا سارا لٹریچر گالیوں سے بھرا ہوا ہے اور آج بھی راستبازوں کے سرتاج کو مفتری اور کاذب قرار دینے کی کھلی تبلیغ کر رہے ہیں۔

## ہومیو پیتھک ریسرچ

پاکستان کی مجلس دستور ساز اسمبلی میں چند دن تک ہومیوپیتھک میڈیکل پریکٹیشنرز بل زیر بحث لایا جا رہا ہے۔ (ایک جز)

ہومیوپیتھک اصول کا سب سے پہلا علمبردار جرمنی کا ایک باشندہ ہانیمان تھا جس نے اس طریق علاج کی بنیاد اس لطیف عقیدہ پر قائم کی۔ کہ دنیا کی جو چیز جس خرابی کا موجب ہے۔ اس کی قلیل مقدار میں قدرت نے اس کا علاج بھی رکھ دیا ہے۔ اور یہ مقدار جوں جوں کم ہوتی جاتی ہے۔ اس کی طاقت میں حیرت انگیز اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

اول اول تو اس کا مذاق بھی اڑایا گیا اور مخالفت بھی ہوئی۔ مگر آج دنیا بھر میں اسے مقبولیت عامہ حاصل ہو رہی ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس کے بعض علاج نہایت بہتر بہدف ثابت ہوئے ہیں خصوصاً بچوں کی امراض میں اسے خاص کامیابی ہوئی ہے۔

ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ حکومت پاکستان نہ صرف یہ بل پاس کرے گی۔ بلکہ اس طریق علاج کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ بلکہ وہ ایک ہومیوپیتھک ریسرچ کی تجویز پر بھی غور کرے گی۔ اگر یہ ریسرچ قائم ہو گئی۔ تو ہومیوپیتھک بنیادوں پر وسیع پیمانے پر تحقیق ہو سکے گی۔ اور پاکستانی دماغ اپنے مفید تجربات سے ملک کی بہت بڑی خدمت کرنے کا فخر حاصل کر سکے گا۔

## فلم کی لعنت

زمیندار کی ایک خبر ہے:۔

"بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک نوجوان اعجاز پرویز نشاط سنیما کے قریب رہنے کے باعث اپنا تمام وقت سنیماؤں کے چکر کاٹنے میں صرف کر دیا کرتا۔ آخر اس نے آرٹسٹ۔ اور فلم پروڈیوسر بننا چاہا۔ اعجاز پرویز ایک مالدار باپ کا بیٹا تھا۔ گھر میں اسے جیب خرچ کے طور پر کافی رقم ملتی تھی۔ جسے وہ آرٹسٹوں نئے پروڈیوسروں سنیماؤں اور اوباش قسم کے فلمی اشخاص کی محفلوں پر خرچ کر دیتا۔ بتایا گیا ہے کہ گذشتہ شب اس نے اپنے باپ سے بہت بڑی رقم طلب کی جب اسے یہ رقم دینے سے انکار کر دیا گیا۔ تو اس نے غصہ میں آکر افیون کھا لی۔ والدین نے افیون زائل کرنے کی کافی کوشش کی۔ مگر اس کی حالت بد سے بدتر ہوتی چلی گئی۔ آخر کار صبح اسے میوہسپتال میں پہنچا دیا گیا جہاں آدھ گھنٹہ بعد مر گیا"

فلم کی لعنت کس طرح ہمارے ملک پر تیزی سے مسلط ہو رہی ہے۔ اس کی یہ ایک افسوسناک مثال ہے۔

اگر پاکستان کے باشندے مسلمان کی حیثیت میں ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں یا تو فلموں کو عشق و معاشقہ کی داستانوں سے پاک کر کے سے تعلیمی اور تربیتی بنیادوں پر قائم کرنا ہوگا۔ یا ہمیشہ ہمیش کے لئے خیرباد کہنا ہوگا۔ ورنہ یاد رکھئے کہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکیں گے۔

---

# سینما ۔ ریڈیو
## مُسلمانوں کیلئے لمحۂ فکریہ

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب واقف زندگی ۔ ربوہ)

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بطور اسوہ اور نمونہ پیش فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ۔ اس ارشاد الٰہی کا مفہوم یہ ہے کہ مومنوں کو انہی اخلاق کا مظہر ہونا چاہئیے جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔ ہر مومن کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کو اپنے لئے مشعل راہ بنائے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا اپنے آپ کو مظہر بنائے۔ لیکن یہ بات کسی قدر تکلیف دہ ہے کہ اس زمانہ میں عوام الناس کی تو بات ہی نہیں علماء اور حضرت مولانا کہلانے والوں کا یہ بھی حال ہے کہ وہ اس ارشاد الٰہی کو بالکل بھول چکے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہیں دین سے کوئی مس تک نہیں۔ کیونکہ اشاعت دین کی بجائے ان کا ہر دم اور زندگی کا ہر لحہ اسی فکر اور اسی سوچ اور اسی سعی و کوشش میں گذرتا ہے کہ وہ کس طرح اہل دنیا کی آنکھوں میں خاک دھول کر ان کے اموال پہ قابض ہوں یا کس طرح شرفاء کی پگڑیاں اچھالیں اور ان کی تذلیل و تحقیر کر کے اپنا مطلب حاصل کریں یا کس طرح کوئی مذہبی یا سیاسی سٹنٹ کھڑا کر کے ذمہ دار لوگوں کو بدنام کر کے خود ان کی جگہ لے کر اقتدار حاصل کریں۔ ان کی یہ ہوس اس قدر شدّت اختیار کر چکی ہے کہ وہ دین کے اصولوں کو قطعی طور پہ چھوڑ چکے ہیں۔ ان کی محفلوں میں اور خاص مجالس میں نہ صرف حقہ و سگریٹ نوشی ہی عام ہوتی ہے۔ بلکہ بادہ و جام کا دور بھی چلتا رہتا ہے اور طرہ یہ کہ وہ پھر بھی حضرت مولانا وغیرہ کے خطابات سے نوازے جاتے ہیں۔

پھر عوام کی اکثریت سینما اور تھیٹروں میں باقاعدہ حاضر ہوتی ہے جہاں کہ مخرب الاخلاق کھیل دکھائے جاتے ہیں اور کافی رات گئے تک یہ کھیل جاری رہتے ہیں اور جو سینما یا تھیٹر میں نہیں جاتے وہ ریڈیو سامنے رکھ کر ڈھول ڈھمکے اور راگ سننے میں مصروف رہتے ہیں۔

یہ چیزیں ایسی ہیں جو کسی قوم کو ترقی کی طرف پہنچانے کی بجائے نہ صرف اس کو پستی اور تنزل کی طرف لے جاتی ہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ادبار اور ہلاکت کے گڑھے میں گرانے کا موجب ہوتی ہیں۔

جس قوم کے افراد ان اشیاء کے عادی ہو جائیں ان کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ ان کی ذہنی قوتیں بیکار ہو کر ان میں آوارگی آجاتی ہے۔ وہ کوئی قومی یا ملی خدمت ادا کرنے کے قابل نہیں رہتے بلکہ وہ اس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ سینما اور تھیٹر دیکھنے کے لئے جب وہ نقدی نہیں پاتے تو رذیل قسم کی حرکات کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ آئے دن یہ خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ فلاں جگہ ایک شخص نے سینما دیکھنے کی خاطر مفت دار راشن کی قیمت سے سینما کا ٹکٹ خرید لیا اور راشن نہ خریدا۔ یا سینما دیکھنے کے لئے نالیوں کا پانا دہانہ چوری کر کے فروخت کرتا ہوا پکڑا گیا۔

اب یہ ایسے کمینہ اخلاق ہیں کہ وہ قوم جس کے افراد ان کے حامل ہوں وہ بیرونی دنیا میں اپنا منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتی اور نہ ہی ایسا ملک ترقی کی کسی منزل پہ گامزن ہو سکتا ہے جس کے باشندے ایسی رذیل حرکات کرتے ہیں۔

آج سے پونے چودہ سو سال قبل سردار دو عالم فخر رسل صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی کہ میری امت پہ ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ لوگوں میں ایسے رذیل اخلاق آجائیں گے کہ وہ سؤروں اور بندروں سے مشابہ ہو جائیں گے۔ حضورؐ سے عرض کیا گیا کہ پیارے آقا! وہ مسلمان ہونے کے باوجود کیوں ان سے مشابہ ہو جائیں گے جبکہ وہ توحید و رسالت پہ ایمان رکھتے ہوں گے اور روزہ کے پابند ہوں گے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ وہ گانے بجانے والی عورتوں (گانے بجانے والے آلات) اور ڈھول ڈھمکوں میں مصروف ہوں گے اور شراب پیا کریں گے اور ایسے رنگ میں محفلیں جمائیں گے کہ اپنی اس لہو و لعب اور شراب نوشی کی حالت میں ہی رات بسر کریں گے اور ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ایسے رذیل اخلاق کے مالک ہو جائیں گے کہ وہ سؤروں اور بندروں سے مشابہ ہو جائیں گے۔

حضور کے الفاظ یہ ہیں:۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسخ من امتی فی آخر الزمان قردۃ وخنازیر قیل یا رسول اللہ ویشھدون ان لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ ویصومون قال نعم قیل فما بالھم یا رسول اللہ قال یتخذون المعازف والقینات والدفوف ویشربون الاشربۃ فباتوا علی شربھم ولھوھم فاصبحوا قد مسخوا قردۃ وخنازیر۔ (کنز العمال ج، ص۱۹۰)

**ترجمہ**:۔ آخری زمانہ میں میری امت کے لوگ مسخ ہو کر سؤروں بندروں جیسے ہو جائیں گے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ خواہ وہ گواہی دیتے ہوں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپؐ اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں اور وہ روزے بھی رکھتے ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں۔ عرض کیا گیا کہ پھر ان کے مسخ ہونے کی کیا وجہ ہو گی؟ فرمایا کہ وہ گانے بجانے والے آلات اور گانے بجانے والی عورتوں اور ڈھول ڈھمکوں میں مصروف ہوں گے اور شراب پئیں گے اور (پیتے) شرابی ہونے کی حالت میں اور اسی لہو و لعب میں وہ رات بسر کریں گے اور وہ صبح ایسی حالت میں کریں گے کہ وہ مسخ ہو کر بندر اور سؤر بن جائیں گے۔۔۔۔

۔۔(یعنی ان گانوں بجانوں اور ڈھول ڈھمکوں میں مصروف رہنے کے نتیجہ میں ان کے اخلاق نہایت رذیل ہو جائیں گے)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جس مصیبت سے اپنی امت کو آگاہ فرمایا تھا۔ افسوس کہ آج امت کے افراد اس میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ نہ صرف سینما اور ریڈیو کی وبا عام ہو رہی ہے اور شریعت کے احکام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اکثر مرد و زن بوڑھے جوان جائز اور ناجائز طریق سے اختیار کر کے مخرب الاخلاق کھیل دیکھتے اور فحش قسم کے گانے سنتے ہیں بلکہ بردہ فروشی تک شروع ہے اور غنڈوں اور بدمعاشوں کے گروہ نوجوان لڑکیوں کو اغوا کر کے کھلے بندوں انہیں عصمت دری کرنے کے لئے فروخت کرتے ہیں۔

جس ملک کے باشندے اس قسم کے کاموں میں لگے ہوئے ہوں۔ کیوں نہ اس ملک پہ ٹڈی دل قحط اور خشک سالی کے مصائب نازل ہوں اور کیوں نہ اس کی اقتصادی حالت کمزور ہوتی جائے اور وہ بجائے ترقی کرنے کے ان ملکی مسائل کو حل کرنے میں الجھ کر رہ جائے۔ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے محض اس لئے کہ لوگوں نے قرآن کریم کے احکامات کو چھوڑ دیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اسوہ کے مطابق عمل ترک کیا۔ خصوصاً ان لوگوں نے بھی اسوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑا جو کہ اپنے آپ کو مولانا۔ علامہ اور مفتیان شرع متین کہلاتے ہیں۔ وہ دین اسلام کی اشاعت کی بجائے مردار چیز (دنیاوی اقتدار) کے حصول میں لگے منہمک ہو کر رہ گئے اور دین کی پرواہ نہ کی۔ پھر ان مصائب کے آنے میں ایک حد تک حکومت کو بھی دخل ہے کہ اس نے سینما اور ریڈیو والوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے کہ وہ فحش قسم کے گانوں اور ڈراموں کا پروگرام پیش کریں اور مخرب الاخلاق شو دکھائیں۔ اسی طرح بعض دوسرے مخرب الاخلاق اور بے حیائی کے اڈے قائم کرنے میں مدد دے رکھی ہے۔ جہاں سینکڑوں نوجوان لڑکیاں بدمعاشوں کے نرغے میں آکر اپنی عصمت لٹاتی ہیں اور بدمعاش اور غنڈے اپنا منہ کالا کرتے ہیں۔

پس تمام مسلمانوں کیلئے خواہ وہ کسی بھی فرقہ یا گروہ سے تعلق رکھتے ہوں یہ لمحہ فکریہ ہے۔ انہیں جلد سے جلد اپنے آپ کا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ وہ کہاں تک اللہ تعالےٰ کے احکام کو بجا لاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پہ چلتے ہیں اور اپنا فرض قرار دے لینا چاہیئے۔ کہ ان تمام مخرب الاخلاق مشاغل کو اپنے ملک میں جگہ نہ دیں گے۔ بلکہ اپنی اس عزیز مملکت کو جسے محض اسلام کے نام سے حاصل کیا گیا ہے صحیح اسلامی اخلاق کا آئینہ دار بنا دیں گے اور کوئی فعل خلافِ تعلیم اسلام برداشت نہ کریں گے خواہ وہ کسی بڑے سے سرزد ہو یا چھوٹے سے۔

پاکستان کے علماء کرام کو خاص طور پہ دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اس طرف اپنی توجہ منعطف کریں اور لوگوں میں صحیح اسلامی اخلاق پیدا کریں۔ جب پاکستان کا ہر باشندہ اسلامی اخلاق کا مالک ہو گا۔ تو پھر خواہ کوئی دستور بھی ہو وہ خود بخود ہی اسلامی بن جائے گا۔ لہذا انہیں دستور کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اپنی نسلوں اور اپنی قوم کے بچانے کی فکر میں لگنا چاہیئے تاکہ ان پہ ادبار نہ آئے اور وہ سؤروں اور بندروں کی طرح رذیل اخلاق کے مالک نہ ہوں۔

ارباب حکومت کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیئے۔ اور ملک سے فوری طور پہ ایسے مخرب الاخلاق کھیلوں، تماشوں اور گانے بجانے کے پروگراموں کا استیصال ہونا چاہیئے تاکہ وطن عزیز ہلاکت سے بچ کر ترقی کر سکے۔ اگر انہوں نے موقعہ شناسی اور فراست سے کام نہ لیا تو پھر نتیجہ وہی ہوگا جس کے خطرہ سے پونے چودہ سو سال قبل سرور دو عالم فخر موجودات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو آگاہ فرما دیا تھا۔ (العیاذ باللہ)

---

## درخواستہائے دعا

میری خالہ ماجدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ چودھری فتح محمد صاحب درویش دارالمسیح) ایک عرصہ سے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ نیز میرا چھوٹا بھائی عزیزم محمد رفیق ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے اور کمزور بہت ہو چکا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان ہر دو کو اپنے خاص فضل کے ماتحت صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور خدمت دین کے لئے لمبی عمر عطا کرے۔ آمین (محمد سلیم ننگلی از رتن باغ لاہور)

— احباب سے استدعا ہے کہ اس عاجز کی ملازمت پہ بحالی کیلئے اور بیش از بیش اسلامی خدمت کی توفیق کیلئے دعا فرمائیں

منیر احمد داد منزل سلم ٹاؤن لاہور

— میرا لڑکا عزیزم محمد اکرم بوجہ بخار سخت کمزور ہو گیا ہے احباب صحت کاملہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں

عطا محمد مہاجر از لوپکے ضلع لائلپور

# احراری مولویوں کے بعض اعتراضات اور انکے جوابات

از مکرم نصیر احمد صاحب ناصر مولوی فاضل (۲)

## اعتراض نمبر ۳

حیات مسیحؑ پر امت کا اجماع ہے یہ عقیدہ کہ مسیحؑ فوت ہو چکے ہیں مرزا صاحب نے اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے وضع کیا۔ کسی مجدد نے مسیح علیہ السلام کو فوت شدہ تسلیم نہیں کیا بالفرض اگر مسیحؑ کو مردہ تسلیم کر لیا جائے تو پھر بھی مرزا صاحب کی صداقت اس سے ثابت نہیں ہو سکتی

## جواب

قرآن کریم، حدیث صحیحہ اور بہت سے اور ائمہ اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ قرآن کریم کی متعدد آیات روز روشن کی طرح مسیحؑ کو وفات یافتہ قرار دے رہی ہیں رہا یہ سوال کہ کسی مجدد نے مسیح علیہ السلام کی وفات کو تسلیم کیا ہے یا نہیں یہ حیات مسیحؑ کے بیچاریوں کو کچھ بھی سودمند نہیں آنے والے مسیح موعود کو حکم و عدل قرار دیا گیا ہے۔ حکم وعدل ہونے کے لحاظ سے اس کا فیصلہ ناطق ہوگا۔ پس اگر کسی مجدد نے اپنی کتاب میں اس کے متعلق رائے کا اظہار نہیں کیا تو اس سے حیات مسیحؑ کس طرح ثابت ہو سکتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا اجماع اس بات کا کافی گواہ ہے کہ واقعہ میں تمام صحابہ مسیح علیہ السلام کو وفات یافتہ تسلیم کر رہے تھے۔

رہا یہ سوال کہ بعض ائمہ نے مسیحؑ کو بجسدہ العنصری زندہ آسمان پر تسلیم کیا ہے۔ تو کوئی ایسی بات نہیں مرور زمانہ کے باعث اور ایک غلط عقیدہ کے اشاعت پذیر ہونے سے بڑے بڑے عارف باللہ کو غلطی لگ سکتی ہے۔ اصل معاملہ تو اپنے وقت پر ہی کھل سکتا ہے۔ جیسے آنیوالے نے خوب اچھی طرح سے وضاحت اور بدلائل ثابت کر دیا ہے۔

مجددین کو غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ لیکن جب ہم سب سے بڑے مجدد حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم طرح رجوع کرتے ہیں تو ہمیں صاف طور پر بخاری کی مشہور حدیث پکار پکار کر یہ بتلاتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسیحؑ کو وفات یافتہ تسلیم کرتے تھے اور آپ قرآن کی آیت فلما توفیتنی سے وہی مفہوم لیتے تھے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق مسیح قادیانی لے رہا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روز حشر کا ایک نظارہ بیان فرما رہے ہیں

"اور میرے اصحاب میں سے چند لوگوں کو بائیں جانب روک لیا جائے گا۔ تو فرمائیں گے یہ میرے اصحاب ہیں۔ پس جواب دیا جائے گا۔ جب سے آپ ان سے جدا ہوئے۔ اس وقت سے یہ لوگ اسلام سے پھر گئے۔ تو میں بھی وہی جواب کہوں گا۔ جو بندہ صالح عیسےٰ علیہ السلام نے کہا ہوگا وکنت علیھم شھیدًا ما دمت فیھم"

(تجرید بخاری کتاب بدء الخلق ص۱۴۷)

اس حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسیح علیہ السلام کو وفات یافتہ سمجھتے تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے کسی بڑے سے بڑے مجدد کی غلط فہمی کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ اب رہا یہ سوال کہ بالفرض اگر مسیح علیہ السلام کو وفات یافتہ مان لیں تو اس سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت نہیں ہو سکتی یہ انتہائی درجہ کی ہٹ دھرمی اور ضد ہے۔ قرآن پاک نے انبیاء علیہم السلام کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل یہ بیان فرمائی ہے کہ ہمارے رسول اپنے مخالفین کے بالمقابل ہمیشہ غالب رہتے ہیں اور مخالف آخر کار ان کی پیش کردہ حقیقت کو تسلیم کر لیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تمام قوم کی مخالفت کے باوجود کیا یہ پیشگوئی نہیں کی تھی۔ کہ آج کے دن سے تیسری صدی نہیں گزرے گی کہ مسیحؑ کا انتظار کرنیوالے کیا عیسائی اور کیا مسلمان اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ آج مسلمانوں کی اس عقیدہ سے بیزاری کا اظہار کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو الشمس فی نصف النہار کی طرح ثابت کر رہا ہے۔ کہاں ہیں وہ جنہوں نے اس عقیدہ کی بناء پر آپ پر کفر کے فتوے لگائے تھے۔ آج ان کی اولادوں کا اس عقیدہ سے اظہار بیزاری مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ موجودہ زمانہ میں بیسیوں علماء وفات مسیحؑ کے عقیدہ کے قائل ہو چکے ہیں اور اکثر اس عقیدہ کو لغو خیال کرتے ہوئے ترک کرتے جا رہے ہیں۔

## اعتراض نمبر ۴

آیت خاتم النبیین کی رو سے باب نبوت قطعی بند ہے اب کوئی نبی نہیں آسکتا خاتم بکسر التاء و بفتح التاء کے معنے مہر اور اسطرح بند کرنیکے ہیں کہ مختوم میں نہ کوئی چیز داخل ہو سکے اور نہ داخل شدہ اندر کی چیز باہر آسکے۔ جس طرح قرآن کے للعلمین ہونے اور خدا تعالےٰ کے رب العلمین سے کوئی دوسرا خدا اور دوسری کتاب نہیں آسکتی ہے اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعلمین ہونے کی وجہ سے باوجود نبوت کو رحمت تسلیم کرنے کے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ آپ کے بعد کسی فرد امت کو نبی تسلیم کرنا گویا ایک بیٹے کے دو باپ تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔

## جواب

اس بات کو ہر مسلمان تسلیم کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں جسطرح احمدی اور غیر احمدی اس بات پر متفق ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا ہے جو کہ آپ کی شریعت کو منسوخ کرنیوالا یا بعض احکام شریعت کو بدلنے والا ہو اسی طرح دونوں فرقوں کو یہ بھی مسلم ہے کہ آخری زمانہ میں ایک شخص کو امت کی اصلاح کے لئے نبی بن کر آنا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ایک فریق آنیوالے کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہوگا اور دوسرا علی وجہ البصیرت اس بات پر قائم ہے کہ مسیحؑ فوت ہو چکے اور آنیوالا امتی امت میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے نتیجہ میں مبعوث ہوگا۔ پس جہاں تک کسی کے آنے کا سوال ہے یہ دونوں فریق اسبات کو تسلیم کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے احراری مولویوں کا یہ کہنا کہ جماعت احمدیہ اور ان کا اختلاف ختم نبوت اور اجرائے نبوت کے بارے میں ہے قطعاً غلط ہے۔ ہمارا اور غیر احمدیوں کا اختلاف ختم نبوت اور اجرائے نبوت کے بارہ میں نہیں بلکہ یہ محض دھوکہ ہے۔ جو سادہ لوح لوگوں کو احرار دام تزویر میں پھنسانے کے لئے دے رہے ہیں۔ ہمارا اور غیر احمدیوں کا اختلاف یہ ہے کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت کو جاری مانا جائے یا بقول احرار پرانی نبوت کو جاری سمجھا جائے۔ پس اس لحاظ سے محل نظر مسئلہ حیات و وفات مسیح کا ہے نہ کہ اجرائے نبوت اور ختم نبوت کا اگر احراری نظریہ کے مطابق ختم کے یہی معنے ہیں کہ مختوم میں نہ کوئی چیز اندر داخل کی جا سکے اور نہ اس سے کوئی چیز باہر نکالی جا سکے تو ہم نہایت ادب کے ساتھ ان سے اس دقت کا حل طلب کریں گے کہ جب ان کے ہاں "خاتم" کے یہ معنے مسلّم ہیں تو پھر اس "مختوم بہ" میں مسیح علیہ السلام کو کس راستہ سے داخل کرینگے اگر کوئی راستہ انہیں اس کے علاوہ بھی یاد ہو تو خدارا اس راستہ سے مسیح ناصریؑ کو داخل کرنے کی بجائے مسیح محمدیؑ کو داخل ہونے دیں۔ مسیح ناصری کے مرنے میں اسلام کی زندگی اور عیسائیت کی شکست ہے اگر حضرت مرزا صاحب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل پیرو ہونے کے باوجود یہ فتوے لگایا جا رہا ہے کہ آپ کے نبی تسلیم کرنے سے ایک امت کے دو باپ ماننے پڑتے ہیں تو یہ دقت مسیح علیہ السلام کے آنے سے بھی دور نہ ہوگی۔ منتظرین مسیح ناصری کو ابھی سے اس کا حل بھی تلاش کرنا چاہیئے۔ ورنہ ذرا پر انہیں گذشتہ قانون بدلنے پڑیں گے۔ اس قسم کے بیہودہ اعتراض کرنیوالوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو آنحضرتؐ کا کامل متبع اور بیٹا قرار دیا ہے اور بیٹا اپنے باپ کا بہر حال وارث ہو سکتا ہے۔ اگر احراریوں کے اس استدلال کو بالفرض تسلیم بھی کر لیا جائے کہ خاتم کے معنے وہی ہیں جو وہ سمجھ رہے ہیں تو پھر بھی اس سے نبوت کو بند قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ ان کے ان معنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آدم کی پیدائش سے قبل بھی خاتم النبیین تھے اس لحاظ سے جو نبی بھی آپ سے پہلے آیا وہ آپ کے نور سے منور اور بہرہ ور تھا اور وہ اس لحاظ سے اس خاتم کے حلقہ اطاعت سے باہر قدم نہیں رکھ سکتے ہیں۔ گویا اندر کی چیز اندر ہی رہی اور اب آپ کے بعد ان انبیاء علیہم السلام کا زمانہ ختم ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے علاوہ کسی اور نبی کا متبع اس مختوم بہ میں داخل نہیں ہو سکتا ہے اس انعام کو حاصل کرنے کے لئے اب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی خاتم النبیین کی پیروی کی کامل ضرورت ہے چنانچہ اس عظیم الشان نبی کی روحانی برکات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اور جو فرمایا ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔ اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جا نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے اس لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔" (غلطی کا ازالہ ص۵)

مندرجہ بالا حوالہ سے خاتم النبیین کے صحیح معنے معلوم ہونے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا الزام عائد کرنا انصاف کا صریح خون ہے

## اعتراض نمبر ۵

حضرت مرزا صاحب نے جہاد کو حرام قرار دیا ہے۔

(باقی ص۸ پر)

جیسا کہ احادیث میں آنے والے مسیح موعود کو کاسر الصلیب کہا گیا ہے۔ آپ کا کام اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کو نیچا دکھانا تھا۔ عیسائیوں کی طرف سے بانیٔ اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور اسلام پر جہاں اور بہت سے حملے کئے جارہے تھے۔ وہاں ایک بڑا الزام یہ بھی عائد کیا جارہا تھا۔ کہ اسلام کی اشاعت میں سب سے بڑا دخل تلوار کو ہے۔ ورنہ قرآن مجید اور اسلام میں کوئی ایسی کشش موجود نہ تھی۔ جو کہ لوگوں کے قلوب کو دلائل سے اپنی طرف مائل کر سکے۔ (نعوذ باللہ من ذالک) اس الزام کی سب سے بڑی محرک خود نظریہ جہاد کے متعلق غلط فہمی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو اس غلطی کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اسلام میں تلوار کا استعمال صرف مدافعانہ تھا۔ کسی کو جبراً مسلمان بنانے کے لئے اسلام نے تلوار کے استعمال کی اجازت نہیں دی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اب جس چیز کو تم جہاد قرار دے رہے ہو۔ وہ حالات زمانہ کی تبدیلی کے سانھ ان شرائط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے منسوخ ہے۔ آج اسلام کو پھیلانے کے لئے ہمیں انہی ذرائع سے کام لینا چاہیئے۔ جو ہمارا دشمن اسلام کے بالمقابل استعمال کر رہا ہے۔ اسی کی طرف آپ اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

یہ حکم اس وقت تک کے لئے ہے جب تک کہ ہمارا دشمن ہمارے مقابل پر تلوار نہیں اٹھاتا ہے۔ اور اگر دشمن دلائل سے تنگ آکر کبھی ہمارے مقابلہ میں تلوار کو استعمال کرے۔ تو اس کے متعلق آپ نے واضح طور پر یہ ارشاد فرمایا ہے۔

"یہ بھی یاد رہے۔ کہ اللہ جلشانہ قرآن کریم میں تدبیر اور انتظام کے لئے ہمیں حکم فرماتا ہے۔ اور ہمیں مامور کیا ہے۔ کہ جو احسن تدبیر اور انتظام خدمت دین کے لئے اہم ترین مصلحت سمجھیں۔ اور دشمن پر غالب ہونے کے لئے مفید خیال کریں۔ وہی بجا لاویں۔ جیسا کہ عز اسمہٗ فرماتا ہے۔ واعدوالھم ما استطعتم من قوۃ یعنی دینی دشمنوں کے لئے ہر ایک قسم کی تیاری جو کر سکتے ہو کرو۔ اور اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے جو قوت لگا سکتے ہو لگاؤ۔ اب یہ دیکھو کہ یہ آیت کریمہ کس قدر بلند آواز سے ہدایت فرما رہی ہے۔ کہ جو تدابیر خدمت اسلام کے لئے کارگر ہوں۔ سب بجا لاؤ۔ اور تمام قوت اپنے بازو کی اپنی مالی طاقت کی اپنے احسن انتظام کی اپنی تدبیر شائستہ کی اس راہ میں خرچ کرو۔ تا تم فتح پاؤ۔" آئینہ کمالات اسلام ص ۲۹۰

مندرجہ بالا حوالہ کے ہوتے ہوتے ہوئے کسی مخالف احراری کو حق نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف جہاد بالسیف کو ہمیشہ ہمیش کیلئے حرام قرار دینے کا الزام عاید کرے۔ جہاد کی جو تعریف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے۔ اسے ہمارے غیر احمدی علماء بھی تسلیم کر چکے ہیں۔ بطوالت کے خوف سے صرف ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔

مولٰنا سلیمان صاحب ندوی کے نزدیک جہاد کی تعریف:۔

"جہاد کے معنے قتال اور لڑائی کے سمجھے جاتے ہیں مگر مفہوم کی یہ تنگی قطعاً غلط ہے اس کے معنے محنت اور کوشش کے ہیں۔ اسی کے قریب قریب اس کے اصطلاحی معنی بھی ہیں۔ یعنی حق کی بلندی اور اس کی اشاعت اور حفاظت کے لئے ہر قسم کی جدوجہد کرنا۔ قربانی اور ایثار گوارا کرنا اور ان تمام جسمانی و مالی و دماغی قوتوں کو جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے بندوں کو ملی ہوں اس کی راہ میں صرف کرنا یہاں تک کہ اس کیلئے اپنے اپنے عزیز و اقارب۔ اہل و عیال کی خاندان کی قوم تک کو قربان کر دینا اور حق کے مخالفوں اور دشمنوں کی کوششوں کو توڑنا ان کی تدبیروں کو رائیگاں کرنا۔ ان کے حملوں کو روکنا اور اس کیلئے جنگ کے میدان میں اگر ضرورت پڑے تو اس کیلئے بھی پوری طرح تیار رہنا یہی جہاد ہے۔ افسوس ہے کہ مخالفوں نے اتنے اہم اور اتنے وسیع مفہوم کو جس کے بغیر کوئی تحریک کبھی سرسبز ہوئی نہ ہو سکتی ہے صرف دین کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کے تنگ میدان میں محصور کر دیا۔"

(سیرت النبی جلد ۵ ص ۲۹۹)

مندرجہ بالا حوالہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کردہ مفہوم جہاد کی پوری پوری ترجمانی کر رہا ہے۔ آج احرار کے موجودہ ریزولیوشن اور اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا اس بات کی کافی دلیل نہیں کہ وہ جماعت احمدیہ سے ترساں و لرزاں ہیں۔ کیا جو جماعت جہاد کی منکر ہو وہ باوجود اتنی قلیل التعداد میں ہونے کے اتنی عظیم الشان ترقی کر سکتی ہے کہ جسے مخالف بھی تسلیم کرنے لگ جائے۔ رہا یہ سوال کہ جہاد کے فرضی مفہوم کو غلط قرار دینے سے جماعت احمدیہ انگریز کی جاسوس ہے تو اس میں اکثر احراری بھائی برابر کے شریک ہیں۔ جماعت احمدیہ نے تو بھلا علیٰ وجہ البصیرت ایک بات کو راست سمجھ کر اس کے مطابق عمل کیا۔ لیکن انگریز کے زمانہ میں باوجود جہاد کی تعریف کے جاننے کے احرار کا کوئی عملی جارحانہ قدم انگریز کے خلاف نہ اٹھانا خود انہیں بھی جاسوسوں میں شامل کر رہا ہے۔

احرار جس طریق سے ہماری مخالفت کر رہی ہے یہ کوئی نیا طریق نہیں۔ ابتدائے آفرینش سے خدا کے برگزیدہ نبی جب بھی اہل دنیا کی طرف اپنا آسمانی پیغام لے کر آئے۔ تو دنیا نے اس نور کا انکار کیا۔ اور اس کے بجھانے کے درپے ہو گئے۔ خدا کے راستباز سچے اور وفادار زمینی لوگوں کی زبانوں سے ہمیشہ ہی دجال۔ فریبی اور کاذب قرار دیئے گئے۔ اسی سنت کے ماتحت اگر آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الزام عائد کئے جاتے ہیں تو کوئی نئی بات نہیں۔ سچائی میں غالب آنے کی تاثیر موجود ہے۔ جو بہرحال غالب آکر رہے گی۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کے مخالف خواہ کچھ ہی کیوں نہ کہیں۔ بہرحال جو پودا آپ کے ہاتھ سے لگایا جا چکا ہے۔ وہ بڑھے گا۔ پھلے گا اور پھولیگا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔









## سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے" (مسلم) نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں اور لائبریریوں کے پتے روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

# پاکستان دولت مشترکہ کی کانفرنس میں سٹرلنگ علاقوں کی ترقی پر زور دے گا

لندن ۲۸ نومبر۔ وزیراعظم خواجہ ناظم الدین کو سردی لگ جانے کے باعث دیر تک اپنے بستر میں رہنا پڑا۔ مگر اس کے باوجود آپ کلیرجز ہوٹل کی اس دعوت میں شریک ہوئے جو انہوں نے برطانوی وزیر خزانہ مسٹر بٹلر اور لارڈ الیگزانڈر کے اعزاز میں دی تھی۔ اس کے بعد آپ ڈاؤننگ سٹریٹ میں دولت مشترکہ کی کانفرنس کے رسمی افتتاح میں بھی شریک ہوئے۔ جو مسٹر چرچل نے سرانجام دیا۔ آپ کل لارڈ سالسبری کے ساتھ شکار پر بھی جائیں گے۔

نجی بات چیت میں خواجہ ناظم الدین، وزیر تجارت واقتصادیات مسٹر فضل الرحمٰن اور وزیر خزانہ چوہدری محمد علی یہ امر واضح کر رہے ہیں کہ پاکستانی وفد پیداوار بڑھانے کی بنیادوں پر سٹرلنگ علاقوں کی ترقی پر زور دے گا۔

کل مسٹر فضل الرحمٰن نے "اسٹار" کو ایک خصوصی بیان دیتے ہوئے اس ترقی کی وضاحت کی جو پاکستان پیش کرے گا۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان میں جب کپڑے، کاغذ اور پٹ سن کے کارخانے مکمل ہو جائیں گے۔ تو پاکستان کافی ڈالر بچانے کے علاوہ مزید ڈالر کمانے کے قابل بھی ہو جائے گا۔

آپ نے بتایا کہ اس ترقی اور سامان خوراک کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے ساتھ ساتھ پن بجلی کے منصوبوں پر بھی عمل کیا جا رہا ہے۔ جن کے باعث وسیع علاقوں میں آبپاشی اور کاشتکاری ہو سکے گی ۱۹۵۷ء تک تجارتی نقشے میں پاکستان کی پوزیشن ایسی ہو جائے گی۔ کہ پاکستان کا اقتصادی ڈھانچہ زیادہ متوازن ہو جائے گا۔ اور اسے کلی طور پر زراعت پر دارومدار نہیں کرنا پڑے گا۔

## سٹرلنگ کا مبادلہ

سٹرلنگ کے مبادلے کے متعلق ایک سوال کے جواب میں مسٹر رحمان نے کہا کہ پاکستان نے ادائیگیوں کی پوزیشن کو متوازن رکھنے کے لئے زبردست اقدام کیا ہے۔ اور اس پوزیشن کو قائم رکھا جائے گا۔

سٹرلنگ کو مبادلے کے قابل اسی طرح بنایا جا سکے گا کہ زیادہ پیداوار اور ترقی ہو لیکن جزوی مبادلے کی بابت کانفرنس کے ایوان میں ہی بحث ہو سکے گی۔

شاہی ترجیحات کی بابت آپ نے کہا پاکستان نے حال ہی میں اس کے متعلق برطانیہ کے ساتھ معاہدہ طے کیا ہے اور ہم اس پر قائم رہنے کے خواہش مند ہیں۔

## اہم سامان

پاکستانی وفد کے تینوں ارکان نے یہ عندیہ ظاہر کیا ہے کہ وہ برطانیہ سے زیادہ سے زیادہ اہم سامان اور مشینری وغیرہ حاصل کرنے پر زور دیں گے۔

اس سلسلہ میں مسٹر فضل الرحمٰن نے "اسٹار" کو بتایا کہ اگر برطانیہ دیر کئے بغیر مناسب نرخوں پر پاکستان کو یہ اشیاء مہیا کر سکے تو وہ نہ صرف پاکستان کی مدد کریں گے۔ بلکہ یہ امر سارے سٹرلنگ علاقے کی اقتصادی ترقی کے لئے ممد ثابت ہو گا۔ (اسٹار)

## الرفاعی میکسیکو اور سپین جائیں گے

دمشق ۲۸ نومبر۔ شام کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ظفر رفاعی جو آجکل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اپنے ملک کے وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ عنقریب نیویارک سے میکسیکو جانے والے ہیں۔

وہاں آپ شام کا نیا قونصل خانہ قائم کریں گے اور میکسیکو کے نئے صدر کے تقرر کی تقریب میں شرکت کریں گے

شام واپس آتے ہوئے سپین کے وزیر خارجہ ڈن البرٹو [illegible] کے دورہ پرتگال کے جواب میں میڈرڈ بھی جائیں گے۔

یہ باور کیا جاتا ہے کہ حکومت شام جمہوریہ کے محلات کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر خالد شتیلا کو سپین میں اپنا وزیر مفوض کر دیگی (اسٹار)

## جنرل نجیب عرب مہاجرین کی مدد کریں گے

بیروت ۲۸ نومبر۔ جنرل نجیب نے لبنان میں رہنے والے عرب مہاجرین کے نام ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں ان کی حالت پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ یہ تار اس پیغام کے جواب میں تھا۔ جس میں مہاجرین نے جنرل نجیب سے درخواست کی تھی کہ ان کے مفاد کی حفاظت کی جائے۔

جنرل نجیب نے اپنے برقیہ میں یہ امید ظاہر کی ہے کہ مہاجرین کے لئے ان کی مدد اور کوششوں کے ذریعے اس مسئلہ کو حل کر لیا جائے گا اور مہاجرین کے حقوق انہیں مل جائیں گے (اسٹار)

## عراق میں حفظان صحت

بغداد ۲۸ نومبر۔ عراق کے وزیر صحت ڈاکٹر عبدالرحمٰن نے ان سکیموں کی وضاحت کی ہے جو خاص طور پر دیہاتی علاقوں کی صحت بہتر بنانے کے لئے عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ (اسٹار)

# آج دنیا میں اسلام ہی وہ مذہب ہے جو انسان پر غیر معمولی ترقیات کے دروازے کھولتا ہے

## مجلس ارشاد کے زیر اہتمام فضیلت اسلام پر مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کا لیکچر

لاہور ۲۰ نومبر۔ مکرم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر ربوہ نے آج ایک نہایت برجستہ اور پر مغز تقریر کے دوران میں دیگر مذاہب پر اسلام کی فضیلت ثابت کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ اسلام ایک زندہ خدا، کامل شریعت، اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں بہترین اسوہ پیش کر کے انسان کے لئے غیر معمولی ترقیات کے دروازے کھولتا ہے۔ جس کی بدولت انسان قرب الٰہی کی منازل طے کر کے مقصد حیات حاصل کرنے میں وہ کامیابی حاصل کرتا ہے کہ جس کی آج بجز اسلام کے اور کوئی مذہب ضمانت نہیں دے سکتا۔ مولانا صاحب موصوف نے ان خیالات کا اظہار آج مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں فضیلت اسلام پر تقریر کرتے ہوئے کیا۔ جس کی صدارت جناب ڈاکٹر برکت علی صاحب قریشی پرنسپل یونیورسٹی اورئنٹیل کالج لاہور فرما رہے تھے۔

تقریر کے آغاز میں آپ نے فرمایا۔ اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے۔ وہ دوسرے مذاہب کے ساتھ معاندانہ رویہ نہیں رکھتا۔ وہ ہر ایک مذہب کے ساتھ اتحاد کی بنیاد ڈالتا ہے۔ وہ دوسرے مذہبوں کو مٹانے نہیں بلکہ ان کی تکمیل کے لئے آیا ہے۔ وہ تمام انبیاء سابق اور آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ لیکن چونکہ جملہ انبیاء سابق اور ان کی تعلیمیں خاص خاص قوموں اور ملکوں تک محدود ہوتے ہوئے عالمگیر حیثیت کی حامل نہیں تھیں۔ اس لئے اسلام جو ایک عالمگیر مذہب کی حیثیت سے جلوہ گر ہوا ہے۔ ان تمام مذاہب کے ماننے والوں سے کہتا ہے۔ کہ آؤ اور اس کامل شریعت اور کامل نبی کی اتباع سے فائدہ اٹھاؤ۔ جو تمہارے اپنے مذاہب کی خوبیوں کا ہی جامع نہیں ہے بلکہ انہیں درجۂ کمال تک پہنچانے والا ہے۔

آپ نے فرمایا۔ پس ہم جب دوسرے مذاہب پر اسلام کی فضیلت کا ذکر کرتے ہیں۔ تو ہم ان کے ساتھ تصادم اور ٹکراؤ کی بنیاد نہیں رکھتے بلکہ ہم تمام مذاہب کو خدا تعالیٰ کی طرف سے تسلیم کرتے ہوئے ان کے ساتھ صلح و اتحاد کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ اور انہیں اسلام کی ان اعلیٰ خوبیوں کی طرف دعوت دیتے ہیں جو اس کی عالمگیر حیثیت کے نمایاں نشان ہیں۔ اور اس کی اکملیت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس کے بعد آپ نے نظریۂ توحید، رسالت اور شریعت کے اعتبار سے اسلام کی امتیازی خصوصیات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور اس طرح دوسرے مذاہب پر اسلام کی افضلیت ظاہر فرمائی۔ اس ضمن میں آپ نے اس پہلو کو بھی نہایت عمدگی سے واضح کیا کہ اسلام نے کامل توحید، کامل نبی اور کامل شریعت کے جو ہمہ گیر نظریات پیش کئے ہیں ان کا انسان کی دنیاوی زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے اور کس طرح دنیا سے جبر و تشدد و باہمی تنازعات ختم ہو کر صلح و امن کی بنیاد پڑتی ہے۔ اور قومیں ایک دوسرے کے قریب آ کر اور ایک دوسرے کے بزرگوں کا احترام کرتے ہوئے کس طرح اختلاف عقائد کے باوجود رواداری کے ماحول میں نہایت پُرامن زندگی بسر کر سکتی ہیں۔ آپ کی یہ پُر مغز تقریر قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی جسے حاضرین نے کامل سکون کے عالم میں پوری توجہ اور گہری دلچسپی کے ساتھ سنا۔

آخر میں صدر جلسہ ڈاکٹر برکت علی صاحب قریشی نے مولانا صاحب موصوف کی تقریر کو اس موضوع پر ایک نہایت جامع و مانع اور بصیرت افروز تقریر قرار دیتے ہوئے اسے بے حد سراہا اور تمام حاضرین کی طرف سے مولانا صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا۔

## دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ مہر داد بیگم بنت چوہدری خیر دین صاحب مرحوم کئی ماہ بعارضہ بخار بیمار رہ کر باسی وال ضلع منٹگمری میں ۱۲ نومبر ۱۹۵۲ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بچے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان چھوٹے چھوٹے بچوں کا آپ حامی و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار اللہ رکھا آف گھٹیالیاں حال دار الذکر لاہور